از عدالتِ عظمیٰ

دی ہماچل روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن و دیگر

بنام

شری کیول کرشن

تاریخ فیصلہ: 21 مارچ 1997

[کے راماسوامی اور کے ٹی تھامس، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

ہماچل روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (درجہ III اور IV سروسز (بھرتی، ترقی اور ملازمت کی کچھ شرائط) ضابطہ 1975-

ضابطہ 4-انضباطی کارروائیاں-شروع کرنے کے لیے مجاز اتھارٹی-کنڈکٹر کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں لائی گئی-دفتر کے سربراہ ہونے کے ناطے اسسٹنٹ منیجر نے کارروائی کا آغاز کیا-ڈویژنل منیجر کو جانچ رپورٹ پیش کی گئی جس نے رپورٹ کو قبول کیا اور مجرم کو ملازمت سے ہٹا دیا-ٹریبونل کا مؤقف ہے کہ اسسٹنٹ منیجر کے پاس انضباطی کارروائیاں شروع کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے-قرار پایا کہ، اسسٹنٹ منیجر کو دفتر کا سربراہ نامزد کیا گیا ہے، اس کی طرف سے مجرم کے خلاف انضباطی کارروائیاں کے لیے شروع کی گئی کارروائی قانون کے کسوٹیوں کے اندر ہے-دفتر کا سربراہ مقرر کرنے کا مجاز اتھارٹی ہونے کی وجہ سے، تاوان عائد کرنے کا مجاز اتھارٹی ہے --کارپوریشن کے ضابطوں کے پیش نظر، ضروری مضمرات کی بنا پر، CCS (CC اینڈ A) قواعد کو ضابطوں سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2504، سال 1997۔

ہماچل پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، شملہ کے ٹی اے نمبر 755، سال 1986 کے فیصلے اور حکم نامے سے

اپیل گزاروں کے لیے جے ایس اٹری۔

جواب دہندہ کے لیے ایل این راؤ، مس نیلم کالسی اور ومل دیو۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔ ہم نے دونوں طرف کے فاضل وکلاء کو سنا ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل ہماچل پردیش ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل شملہ کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہے جو 12 اگست 1996 کو ٹی اے نمبر 86/755 میں دیا گیا تھا۔ مدعا کنڈکٹر نے مسافروں کو ٹکٹ جاری نہیں کیے تھے۔ نتیجے کے طور پر، دفتر کے سربراہ، ایک اسسٹنٹ منیجر، مسٹر کے این اپل کے آغاز پر جانچ کی گئی۔ جانچ رپورٹ ڈویژنل منیجر کو پیش کی گئی جس نے رپورٹ کو قبول کیا اور مدعاعلیہ کو ملازمت سے ہٹا دیا۔ مدعاعلیہ نے ایک دیوانی مقدمہ دائر کیا جسے ٹرائل کورٹ نے خارج کر دیا۔ جب اپیل زیر التوا تھی تو ٹریبونل تشکیل دیا گیا۔ اس کے مطابق، اپیل ٹریبونل کو منتقل کر دی گئی۔ ٹریبونل نے متنازعہ حکم میں کہا کہ اسسٹنٹ منیجر کے پاس مجرم کے خلاف انضباطی کارروائیاں شروع کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے اور اس لیے کی گئی پوری کارروائی قانون کی واضح غلطی سے خراب ہوتی ہے۔ اس کے مطابق، اس نے برطرفی کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ ہماچل روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (درجہ III اور IV) سروسز (بھرتی، ترقی اور ملازمت کے کچھ شرائط) ضابطے، 1975 کے تحت اختیار کا استعمال کرتے ہوئے کارپوریشن کے ذریعے قانونی طاقت کا استعمال کیا گیا ہے، جس کے تحت قاعدہ 4 میں، ضابطہ نمبر 4 میں ترمیم کی گئی تھی، اس طرح:

" تقرری، نظم و ضبط اور معطلی وغیرہ کے اختیارات کا شیڈول جو ان ضابطوں کے ضمیمہ 'B' کے طور پر منسلک ہے، اس افسر کے حکم کے ساتھ منسلک نظر ثانی شدہ ضمیمہ 'B' کے ساتھ تبدیل کیا جانا چاہیے۔

نظر ثانی شدہ ضمیمہ 'B' اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کنڈکٹروں سے متعلق نمبر شمار 58 کے سلسلے میں، تقرری کرنے کا مجاز اتھارٹی دفتر کا سربراہ ہے۔ CCS (CC اینڈ A) قواعد کے قاعدہ 11 کے سلسلے میں جرمانے جیسا کہ آئٹم (i) سے (ix) میں مذکور ہیں۔ تاوان عائد کرنے کا مجاز اختیار افسر کا سربراہ ہوتا ہے۔ اپیلٹ اتھارٹی اسسٹنٹ جنرل منیجر، C.A.O. یا D ایم ہماچل پردیش روڈ

ٹرانسپورٹ کارپوریشن ہے۔ ہماچل پردیش ٹرانسپورٹ کارپوریشن کے مالی اختیارات کے خصوصی نمبر شمار 77 کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے 29 جون 1978 کی کارروائی کے ذریعے، مسٹر کے این اپال کو دفتر کا سربراہ قرار دیا گیا۔ اس طرح، کے این اپل کو اگرچہ اسسٹنٹ منیجر، ضمیمہ 'B' کے لحاظ سے قانونی قواعد کے تحت دفتر کا سربراہ نامزد کیا گیا تھا۔ نتیجے کے طور پر، مدعاعلیہ کے خلاف انضباطی کارروائیاں کے لیے اس کی طرف سے شروع کی گئی کارروائی قانون کے معیارات کے اندر ہے۔

مدعاعلیہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل، مسٹر ایل این راؤ کا مؤقف ہے کہ CCS(CC اینڈ A) قاعدہ، 1965 کے قاعدہ 13(2) کے تحت جسے ہماچل پردیش، حکومت نے اپنایا تھا، اس بات پر غور کرتا ہے کہ ان قواعد کے تحت قواعد 11 کی شقوں (i) سے (ix) میں بیان کردہ کسی بھی جرمانے کو عائد کرنے کے قابل انضباطی کارروائیاں اتھارٹی کسی بھی سرکاری خادم کے خلاف ضابطہ 11 کی شقوں (v) سے (ix) میں بیان کردہ کسی بھی جرمانے کے نفاذ کے لیے انضباطی کارروائیاں کا آغاز کرسکتی ہے، اس کے باوجود کہ ایسا انضباطی اتھارٹی کا اختیار ان قواعد کے تحت مؤخر الذکر میں سے کوئی بھی جرمانہ عائد کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اس میں کارروائی شروع کرنے کا مجاز اختیار ڈویژنل منیجر ہے اور اس لیے اسسٹنٹ منیجر کی طرف سے شروع کی گئی کارروائی قانون کے اختیار کے بغیر ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔

قاعدہ 13(2) جس بات پر غور کرتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک ماتحت افسر جسے معمولی تاوان عائد کرنے کا اختیار حاصل ہے وہ بھی بڑے جرمانوں کے لیے انضباطی کارروائیاں شروع کرنے کا حقدار ہے۔ یقیناً، جانچ کے بعد اور معاملہ ان کے سامنے رکھے جانے کے بعد مجاز اتھارٹی کے ذریعے حکم منظور کیا جاسکتا تھا۔ اوپر پڑھے گئے کارپوریشن کے ضوابط کے پیش نظر، ضروری مضمرات کے ذریعے، CCS (CC اینڈ A) قواعد کی جگہ پہلے مذکور ضوابط لے لیتے ہیں۔ نتیجے کے طور پر، دفتر کا سربراہ، یعنی اسسٹنٹ منیجر مقرر کرنے کا مجاز اتھارٹی ہے۔ جب وہ تقرری کا مجاز اتھارٹی ہے، تو وہی، متعلقہ کالم 5 کے تحت، سزا دینے کا بھی مجاز ہے۔ لیکن سزا خود دینے کے بجائے، اُس نے معاملہ ڈویژنل مینیجر کے سامنے پیش کیا، جس نے خود ہی ملازمت سے برطرفی جیسی بڑی سزا عائد کردی۔

اس کے بعد مسٹر ایل این راؤ نے دعوی کیا کہ یہ خیال کرتے ہوئے کہ مدعاعلیہ نے ٹرائل کورٹ میں اپنی استدعاوں میں کئی تنازعات اٹھائے ہیں، ٹریبونل کو ان میں جانے کی ضرورت

تھی۔ لہذا، انہوں نے دیگر نکات کو نمٹانے کے لیے ٹریبونل کو معاملے کی معافی کی درخواست کی۔ ٹریبونل کے احکامات اس بات کی نشاندہی نہیں کرتے کہ وکیل نے ان تمام دلائل پر زور دیا تھا۔ اس نے دائرہ اختیار کے معاملے پر اپنے غور کو محدود کر دیا ہے۔

معاملے کے اس تناظر میں، ہم یہ نہیں سمجھتے کہ ٹریبونل کی طرف سے منظور کیا گیا حکم اس معاملے کو ٹریبونل کو بھیجنے کی ضمانت دیتا ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ ٹریبونل کا حکم خارج کر دیا گیا ہے۔ مقدمہ خارج کر دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل منظور کی گئی۔